ہزہائنس پرنس کریم آغاخان شیعہ امامی اسماعیلی انٹرنیشنل کنسی لیشن اینڈ آربیٹریشن بورڈ

دولت کی منتقلی اور وراثت کی منصوبہ بندی کے لیے اخلاقی رہنما خطوط

GUIDELINES FOR ETHICAL WEALTH TRANSFER AND INHERITANCE PLANNING

تعارف:

ہزہائنس پرنس کریم آغاخان شیعہ امامی اسماعیلی انٹرنیشنل کنسی لیشن اینڈ آربیٹریشن بورڈ نے انسی ٹیوٹ آف اسماعیلی اسٹیڈیز کے تعاون سے دولت کی منتقلی اور وراثت کی منصوبہ بندی کے لیے ان Guidelines پر کام کیا ہے تاکہ اسماعیلی مریدوں کو اخلاقی بنیادوں پر دولت کی منتقلی اور وراثت کی منصوبہ بندی میں مدد فراہم کی جاسکے ۔ نیز اس بات کو تسلیم کیا جائے کہ دولت کی ایک اخلاقی قدر اور مقصد ہے ۔ جیساکہ مولانا حاضر امام نے شغنان، تاجکستان میں بتاریخ 25 ستمبر،1998 کو فرمایا کہ ۔ ۔ ۔ ’’ دولت اور طاقت اپنے اندر خود کوئی مقصد نہیں رکھتے، لیکن انہیں دوسروں کی خدمت کے لیے استعمال کرنا ہے ۔‘‘

یہ Guidelines قواعد وضوابط کا مجموعہ نہیں ، بلکہ یہ ایسے اصولوں اور اقدار ہیں جو سوچ و بچار کے لیے آمادہ کرتے ہیں جن کا تعلق اسماعیلی روایت میں باہم ملاپ (connectedness)اور خیال داری، انصاف اور شائستگی سے ہے ۔

اسماعیلی اخلاق اصول (ethos)انسانیت سے متعلق فطری انصاف اور مساوات سے ماخود ہیں ۔ یہ اصطلاح ’’ فطری انصاف اور مساوات‘‘ جیسا کہ اس دستاویز میں استعمال ہوئی ہے، سے مراد برابری و انصاف کے ساتھ سخاوت اور رحمدلی برتنا ہے ۔

ہمدردی اور مہربانی کرنا، اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہوتے ہوئے انصاف اور معقولیت مہیا کرنا، نہ صرف اپنے قریبی رشتہ داروں کے لیے بلکہ کمزور اور پرُخطر افراد کے لیے بھی جو معقول اخلاقی توقعات رکھتے ہیں کہ جائیداد سے ان کا بھی خیال رکھا جائے گا ۔

ان Guidelines کا مقصد غوروفکر کے لیے ایک عام مدد فراہم کرنا ہے تاکہ ایسے اسماعیلی مرید کی رہنمائی ہوسکے جو انصاف پر مبنی نتاءج کا حصول چاہتے ہیں ۔ یہ ’’ ایک سائز میں سب فٹ‘‘ کے فارمولے کے ذریعے حاصل نہیں ہوسکتے بلکہ اس کے لیے مرید کو اپنی ذات کے اندر ان اخلاقی اصولوں کو پیوست کرنا ہوگا اور انہیں خاص حالات میں اپنے آپ پر نافذ کرنا ہوگا ۔

ان رہنما خطوط کا مقصد اور وسعت: ***Purpose and Scope of the Guidelines***

١ ۔ یہ Guidelines ان اسماعیلی مرید کو مشورہ دیتے ہیں جو اپنی دولت کو اپنی زندگی یا اپنی موت پر

منتقل کرنے کا خواہاں ہے، وہ یہ کام، بذریعہ دانشمندانہ پلاننگ جواخلاقی ضوابط کی روشنی میں فطری انصاف اور مساوات کے اصولوں کے تحت ہو، کرسکتا ہے ۔

۲ ۔ اس کا مقصد دکھ، درد، تناوَ اور نا اتفاقی جیسے پیچیدہ مسائل سے بچنا ہے جو عموماً خاندان میں موت کے وقت سامنے آتے ہیں ۔ یہ نامناسب سوچ و بچار سے دولت کی منتقلی یا وراثت کی منصوبہ بندی کا نتیجہ ہوتے ہیں ۔ اس قسم کی غیردانشمندانہ، نامعقول اور نا انصافی پر مبنی کام ان لوگوں کے لیے کیا جاتا ہے جو شاید مرید کی جائیداد پر اخلاقی دعویٰ جتاتے ہیں ۔

لہٰذا ان Guidelines کا مقصد خاندانوں کی مدد کرنا کہ وہ سوچ و بچار اور فیصلہ سازی کے عمل میں شریک ہوں ۔ ان کی رہنمائی انسانیت پر مبنی واضح اخلاقی اصولوں ، انصاف، فراخدلانہ رویوں ، باعزت اور ایک دوسروں کے لیے لحاظ رکھنے کے کردار، نیز باہمی احترام اور عقلمندانہ بات چیت کے عمل سے کی جاتی ہے ۔ اس کا مقصد ان سب لوگوں بالخصوص منحصرین اور پرخطر افراد کے لیے انصاف پر مبنی انسانی نتاءج کا حصول ہے جو جائیداد پر اخلاقی دعویٰ رکھتے ہیں ۔ ایسے نتاءج کا مقصد تمام افراد کو عزت و توقیر بخشنا اور ان کے معیارِ زندگی کو بڑھانا ہے ۔

۳ ۔ ان Guidelines کا مقصد کسی قسم کا قانونی مشورہ دینا نہیں ، اور نہ ہی وہ ایسا کرتے ہیں ۔ اسماعیلی مریدوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنے متعلقہ ممالک کے قوانین کی تعمیل کریں گے ۔

البتہ ہر معاملے میں مرید جو دولت کی منتقلی یا وراثت کی منصوبہ بندی کے معاملات میں ملوث ہے کہ وہ اپنے اوپر لاگو قوانین کے نکات معلوم کرے اور اس کو تعمیل کو یقینی بنائے ۔ نیز قانونی مشاورت، اکاوَنٹنگ اور ٹیکس مشورے کے لیے کسی ماہر و مجاز شخص سے رجوع کرے تاکہ مرید کے حالات کی روشنی میں اس کی خاص ضروریات و معاملات کا لحاظ رکھا جاسکے ۔

اخلاقیات کی عمل پزیری کی حدیں :

The Governing Lens of Ethics

۴ ۔ ان Guidelines کی بنیاد وراثت کی منصوبہ بندی کے اخلاقی طور طریقے پر ہے ۔ اس کا رُخ فطری انصاف اور مساوات کے اصولوں کی جانب انسانی و انصاف کے نتائج کی طرف ہے ۔

۵ ۔ اسلام کے شیعہ امامی اسماعیلی مکتبہ فکر کے اندر اخلاق دین اور دنیا کے مابین ایک پل ہے ۔ اسماعیلی ائمہ

نے ہمیشہ باہمی ملاپ، خیال داری کے زریں اخلاقی اصولوں کو فروغ دیا ہے ۔ اس کی بنیاد عقیدہَ توحید یا اللہ کی وحدانیت پر ہے جس کی عکاسی نوع انسانیت کے عام تصور اور فطری انصاف و مساوات سے بھی ہوتی ہے ۔

لہٰذا اسماعیلی اخلاق یگانگت، انسانی وقار اور عام بھلائی کے لیے عمومی عہدو پیمان کی اقدار پر زور دیتا ہے ۔ یہ اسلام کے نظریہَ اخوت، بھائی چارہ، انصاف، رواداری اور بھلائی کے عین مطابق ہے ۔ اس کا مقصد انصاف پر مبنی معاشرے کا فروغ اور انسانی زندگی کے معیار کی بہتری سے ہے ۔

۶ ۔ اسی سمجھ کے تحت مال و دولت کی ایک معاشرتی و اخلاقی قدر ہے ۔ نیز دولت مندوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کا انتظام کریں ، اسے بڑھائے، مگر ساتھ ساتھ دانشمندی اور انصاف و انسانی تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوے اسے صرف کرےں تاکہ خاندانی وانسانی وقار کو فروغ حاصل ہو ۔ اس لیے جب دولت کی منتقلی اور وراثت کی منصوبہ بندی کی بات ہو تو اس کی قدر کو ذہن میں رکھنے کی اشد ضرورت ہے ۔

اخلاقی ترجیحات کا تعین:

Establishing Ethical Priorities

۷ ۔ ایک عام نقطہَ نظر کے تحت اس مرید پر یہ اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو دولت کی منتقلی و وراثت کی منصوبہ بندی میں ملوث ہے کہ وہ اپنے قریبی رشتہ داروں (ان کی غیرموجودگی میں زیادہ دور کے رشتہ داروں)کے لیے اپنی جائیداد سے معقول اور انصاف کے مطابق حصے رکھے ۔ نیز ان لوگوں کا خیال بھی رکھے جو جائیداد پر اخلاقی دعویٰ رکھتے ہیں ، بالخصوص زیرکفالت اور پرخطر افراد ۔

اس لیے وراثت کی منصوبہ بندی میں پہلا قدم اخلاقی ترجیحات کا تعین کرنا ہے ۔ یہ دانشمندانہ امر ہوگا کہ جائیداد پر تمام متعلقہ اخلاقی دعوؤں جو امکانی فائدہ اٹھانے والوں کی طرف سے کیے جائےں ، پر انصاف سے غور کیا جائے ۔ تاکہ یہ ممکن ہو کہ کیسے بہتر انداز میں ان کو فائدہ پہنچایا جائے ۔

۔ انصاف برتنے میں جو بات شامل ہے اس میں مرید کے تمام ورثاء کو ان کے رشتوں کی قربت کے لحاظ سے نیز ان کی متعلقہ ضروریات کے حوالے سے ان کی ترجیحات میں توازن پیدا کیا جائے(اس میں جائیداد کے اخلاقی دعویدار بھی شامل ہیں) ۔

۔ مناسب حصے کرنے میں جو چیز شامل ہے اس میں جائیداد کی سائز کی روشنی میں ہر وارث کے حالات و ضروریات پر غور کرنا ہے ۔

۸ ۔ اگرچہ اس حوالے سے کوئی نسخہ موجود نہیں کہ تمام معاملات میں کیا چیز انصاف ہے (البتہ ہر معاملے کا فیصلہ مرید کے اخلاقی فیصلوں کی بنیاد پر ان کے اپنے حالات کے مطابق ہوگا) ۔ لیکن کسی کی جائیداد کا بڑا حصہ عموماً قریبی رشتہ داروں اور مالیاتی ماتحتوں کے لئے ہوگا ۔ بعدازاں بچے کچے سے دینے کی باتیں بھی شامل ہیں تاکہ دوسرے، جیسا کہ دور کے رشتہ دار یا دوست احباب اور خیراتی

ادارے وغیرہ کو فائدہ دیا جاسکے ۔

بینیفیشریز کا انتخاب

Selecting the Beneficiaries

۹ ۔ جائیداد سے فائدہ اٹھانے والوں کے انتخاب میں اسماعیلی پریکٹس یہ رہی ہے کہ پہلی ترجیح فوری خاندان immediate family کی ہے، پھر وسیع خاندان آتا ہے ۔ لیکن اس میں وہ اخلاقی دعوؤں جو مرید چاہتا ہے کہ اس پر بھی غور کیا جائے، شامل ہیں ۔ (مثلاً کسی مالیاتی زیرکفالت یا ایسے فرد کے معاملے پر غور کرنا جس سے وعدہ کیا گیا ہے ۔)

۱۰ ۔ اسماعیلی پریکٹس میں پہلا غور عموماً ابتدائی پرائمری ورثاء کے لیے ہوتا ہے، یہ میاں بیوی، بچے اور والدین پر مشتمل ہیں ۔ نیز مرید کے پرخطر اور مالی منحصرین بھی شامل ہیں ۔

ثانوی ورثاء ***secondary heirs*** جو وراثت میں حصہ چاہتے ہیں ، ان میں ایسے افراد شامل ہیں جن کے دعویٰ ابتدائی ورثاء کے بعد نیچے آتے ہیں ۔ اس میں میں بھائی، بہنیں کے ساتھ ساتھ دادا دادی وغیرہ شامل ہیں ۔

ترتیری ورثاء*tertiary heirs* جو وراثت میں حصہ چاہتے ہیں ، ان کا نمبر ابتدائی اور ثانوی ورثاء کے بعد مزید نیچے آتا ہے ۔ ان میں چچا اور پھوپھیاں وغیرہ شامل ہیں َ

۱۱ ۔ وراثت کی تقسیم کے لیے ورثاء کی متعلقہ کلاسوں جو فہرست اوپر دی گئی ہے وہ ایک جنرل گائید ہے کہ قریبی رشتہ داروں کو ترجیح دی جائے جن کا جائیداد پر اخلاقی حق قربت کی بناء پر واضح ہے اور وہ ترجیحات میں شامل ہے ۔ البتہ جائیداد کی تقسیم کے لیے مرید کو ہمیشہ اخلاقی طور پر عمل کرنا چاہیے ۔ جن کی بنیاد تمام خاص حالات پر مکمل غور و حوض ہے ۔

اخلاقی طور پر عمل کرنے سے مراد ان لوگوں کے مفادات کی حفاظت کرنا شامل ہے جو اپنے طور پر کوئی ضروری قانونی جواز نہیں رکھتے لیکن اخلاقی حق رکھتے ہیں کہ اس پر غور کیا جائے ۔ اس میں وہ افراد شامل ہیں جو یتیم، لے پالک یا رضاعی بچے، سوتیلے بچے اور ایسے دوسرے افراد شامل ہیں جو پرخطر یا منحصرین ہیں ۔

بطور عام ہدایت لیکن انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوتے ورثاء کے تین درجوں میں بڑا درجہ

پست درجے کو باہر کردیتا ہے ۔ قریبی و ابتدائی ورثاء کی موجودگی دیگر ورثاء کو فہرست سے نکال باہر کرتی ہے، سوائے ان کو جن کے جائیداد پر اخلاقی دعوے ہیں اور سوائے چھوٹے دعوے ہیں ۔

۱۲۔ یہ سفارش کی جاتی ہے کہ مرید اخلاقی دعووَں اور تینوں درجوں کے ورثاء کے حالات پر اچھی طرح غوروخوص کرے تاکہ ان سب کے ساتھ انصاف برتا جائے ۔ اگر کافی غور و خوص کے بعد وہ یہ فیصلہ کرتا کرتی ہے کہ جائیداد یا اس کا کچھ حصہ مختلف انداز میں تقسیم کرنا ہے تو وہ ایسا کرنے میں آزاد ہے مگر وہ اپنی ذمہ داریوں سے بھی آگاہ رہے کہ جائیداد کی تقسیم اخلاقی ہوگی تو دکھ درد اور نا اتفاقی کم از کم ہوگی ۔ نیز معاشرہ کو فائدہ حاصل ہوگا ۔

وراثت میں حصوں کا فیصلہ کرنا:

Determining the Shares of Inheritance

۱۳ ۔ اسماعیلی روایت اس بابت ہر مرید کی آزادی کا احترام کرتی ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق جس طرح چاہے اپنی دولت تقسیم کرے مگر اس کے لیے اسے اخلاقی ذمہ داری کا لحاظ کرنا ہوگا کہ وہ انصاف کے مطابق تقسیم کرے ۔ اس حوالے سے درج ذیل متعلقہ عوامل پر پورا پورا غور ہونا چاہیے، جیساکہ

۔ جائیداد کا سائز (جائیداد کتنی بڑی ہے
۔ رشتہ دار جو اس میں شامل ہیں ، نیز جائیداد سے مستفید ہونے کے لیے ان کی توقعات،
۔ وہ گفٹس عطیات جو زندگی کے دوران دیئے گئے ۔
۔ رشتہ داروں اور مالیاتی منحصرین کے اخلاقی دعوے اور ان کی متعلقہ ضروریات میں توازن پیدا کرنا،
۔ انصاف کے اصول تقاضے ۔
۔ معاہدات (مثلاً شادی سے پہلے کے معاہدات) یا وعدے جو مرید نے کیے ہیں ، نیز جو قانونی یا اخلاقی ذمہ داری کو جنم دیتے ہیں ۔
۔ ملکی قوانین کی تعمیل ۔

۱۴ ۔ وراثت کے حوالے سے مرد اور عورتوں کے ساتھ تمام معاملات میں یکساں سلوک کیا جائے ۔

۱۵ ۔ یہ سفارش کی جاتی ہے کہ کسی کی جائیداد کا بڑا حصہ، گوکہ پورا نہیں ، اسے قریبی رشتہ داروں ، ،منحصرین اور اخلاقی ورثاء کے استعمال کے لئے انصاف اور مناسب حصوں کے مطابق دیا جائے ۔

۱۶ ۔ اسماعیلی پریکٹس میں اگر کوئی وارث جس کا وراثت میں حق بنتا تھا، مگر مرید کی زندگی میں ہی وفات پاگیا لیکن اس نے اپنے پیچھے اپنی زندہ اولاد چھوڑی ہے تو اس کی اولاد کو وہ حصہ ملے گا جو والدین کی موت کے وقت تقسیم میں ملنا تھا ۔

۱۷ ۔ اگر کوئی مرید یہ چاہتا ہے کہ وہ امامت کے کسی ادارے کے لیے کوئی رقم وصیت کے طور پر چھوڑے تو وہ ایسا کرسکتا ہے مگر یہ کام قریبی رشتہ داروں اور مالیاتی منحصرین کی قانونی ضروریات پوری کرنے کے بعد کرنا چاہیے ۔

دولت کی منتقلی کی منصوبہ بندی:

Wealth Transfer Planning

۱۸ ۔ وراثت کی منصوبہ بندی ایک نسل سے دوسری نسل تک دولت کی منتقلی کا ایک نظام ہے ۔ دولت کی منتقلی کسی کی زندگی میں بھی ہوسکتی ہے تاکہ خاندان کے ممبران کی مدد ہوسکے کہ وہ اپنی زندگیوں میں مناسب وقت پر ترقی کرسکیں ۔ اس حوالے سے اہل خانہ دانشمندی، فطری انصاف اور مساوات کے انہی اصولوں کو بروئے کار لائیں تاکہ دولت کی منتقلی سے پہلے غوروخوص اور فیصلہ سازی میں مدد مل سکے ۔

۱۹ ۔ یہ دانشمندانہ امر ہوگا کہ ہر اسماعیلی مرید جو سمجھدار ہے، نیز نابالغ نہیں ، وہ اپنی موت کے وقت اپنے اثاثہ جات کی تقسیم کے لیے ایک تحریری وصیت چھوڑ سکتا ہے ۔ وصیت کو ایک وقت میں لکھی گئی حتمی دستاویز نہیں سمجھنا چاہیے، ہر فرد اپنی وصیت پر باقاعدگی سے غورو فکر کرسکتا ہے تاکہ ارتقا پزیر حالات اور عوامل کو بھی شامل کیا جاسکے، جیساکہ بچوں کی پیدائش اور اموات، بدلتے تعلقات و رشتہ داریاں ، جائیداد کی سائز پھیلنا و سکڑنا، عطیات جو ایک فرد اپنی زندگی میں دیتا ہے اور بدلتی ضروریات وغیرہ ۔ ان حالات پر نظرثانی کے دوران مرید اپنے خاندان کو بھی بتاسکتا ہے اور مناسب قانونی، مالیاتی ، اکاونٹنگ اور دیگر مشیروں سے مدد بھی لے سکتا ہے ۔ تاکہ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے مناسب قانونی انتظامات پیدا کیے جاسکیں ۔

۲۰ ۔ وصیت، عطیہ، ٹرسٹ کے لیے دستاویزات کی شکل و صورت اور اسے مستند بنانے کے لیے ضروری قانونی نکات ہر علاقے کے اپنے ہیں جس میں یہ وصیت، عطیہ یا ٹرسٹ کنندہ رہائش پزیر ہے ۔ البتہ یہ سفارش کی جاتی ہے کہ مرید وصیت، عطیہ یا ٹرسٹ کی دستاویزات بنانے کے لیے قانونی مشاورت حاصل کریں جن میں لاگو قوانین اور دیگر لوازمات کا لحاظ ہو ۔

۲۱ ۔ اگرچہ رسمی تحریری وصیت کی سفارش کی گئی ہے، مگر کچھ علاقوں میں مروجہ حالات کے تحت زبانی وصیت کا رواج ہے ۔ مگر اہم بات یہ ہے کہ مرید کی خواہشات کو بالکل واضح کیا جائے جس کے لیے دو قابل بھروسہ گواہان کی شہادت حاصل کی جاسکتی ہے ۔ چونکہ زبانی وصیت مروجہ قوانین کے تحت قابل قبول نہیں ہوتی، لہٰذا یہ دانشمندی ہوگی کہ تحریری وصیت بنائی جائے اور اسے باقاعدگی کے ساتھ اپ ڈیٹ کیا جائے ۔
۲۲ ۔ ہر مرید جو وصیت کرتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ کافی احتیاط سے ایک ایسے شخص کا تقرر کرے جو جائیداد کے معاملات کا انتظام و انصرام کرے ۔ یہ ایسا شخص ہونا چاہیے جو اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوے انصاف سے کام کرے، نیز وہ مرید اور اس کے ورثاء کے احترام و اعتماد پر پورا اترے ۔ یہ بہتر ہوگا کہ ایسے شخص کی تقرری سے پہلے اس سے پیشگی رضامندی حاصل کی جائے کہ وہ جائیداد کے انتظامات پر نگرانی کا ارادہ رکھتا ہے ۔ جہاں یہ رضامندی حاصل ہو، وہاں اس شخص کو مرید کی خواہشات کے بارے میں بھی مکمل آگہی فراہم کی جائے، جیسا کہ وصیت میں تحریر ہے ۔

Strategies for Resolving Disputes

تنازعات کے تصفیے کی حکمت عملیاں:

۲۳ ۔ مرید اگر چاہے تو اپنی وصیت یا ٹرسٹ دستاویز میں ایک شق کا اضافہ کرسکتا ہے، جس میں فائدہ اٹھانے والوں یا دیگر امکانی وارثوں کے ناموں کا ذکر ہو ۔

الف) وصیت یا ٹرسٹ کے حوالے سے کسی قسم کا تنازع پیدا ہو تو اس کے لیے اسماعیلی کنسی لیشن اینڈ آربیٹریشن بورڈ سے رجوع کیا جاسکتا ہے ۔ اس میں جائیداد کے خلاف فائدہ اٹھانے والے یا امکانی ورثاء کے درمیان کے دعوے شامل ہوں ۔ اور

ب)اخلاقی انداز میں کسی قسم کے تنازعات کا تصفیہ صحیح رشتہ داری کی روح کے مطابق ہو ۔ اس میں انصاف، سمجھودہ اور فیاضی کے ساتھ ساتھ باعزت بات چیت کا عمل شامل ہو جو جذباتی دکھ درد اور نا اتفاقی کو کم کرے ۔ نیز جس کا مقصد سب کے لیے انصاف پر مبنی باوقار نتیجہ حاصل کرنا ہے ۔

ان Guidelines کا انتظام اور نظرثانی ۔

Administration and Review of these Guidelines

۲۴۔ اگر مرید ان Guidelines کے مواد کے بارے میں کسی قسم کی وضاحت چاہتا ہے تو یہ بذریعہ (کنسی لیشن اینڈ آربیٹریشن بورڈ) حاصل کرسکتا ہے ۔ اس ادارء کا کردار اخلاقی اصولوں کے مقصد کی

وضاحت دینے تک محدود ہے ۔ اسے نہ مرید کے لیے فیصلہ سازی کرنے اور نہ ہی پیشہ ورانہ مشورہ دینے تک بڑھایا جاسکتا ۔

۲۵ ۔ اس بات کو یقینی بنانا کہ یہ Guidelines جماعت کی ارتقاء پاتی ضروریات کا جواب دے سکے، انٹرنیشنل کنسی لیشن اینڈ آربیٹریشن بورڈ ان Guidelines پر اپنی ہر ٹرم کے دوران ایک جائزہ لے گا اور جہاں ضروری ہوگا وہاں ضروری ترامیم کرے گا ۔